قرآن کریم میں وجودِ ناسخ و منسوخ کے متعلق علماء کرام کی مختلف آراء کا تجزیاتی جائزہ

Metabolic Analysis of Islamic Scholars on Metamorphosed Qur'anic Commands

Dr. Abid Iqbal
Associate Professor Govt. Post Graduate College, Swabi
Email: abidiqbalkhan@gmail.com
Shehla Shams
Mphil Scholar, Department of Arabic & Islamic Studies, Women University Swabi
Email: shehlashamms@gmail.com
Dr. Shams Ul Hussain Zaheer
Chairperson, Department of Arabic & Islamic Studies, Women University Swabi, KP
Email: shams.hussain@wus.edu.pk

Abstract
There are two forms of human diseases. One is physical and the other is spiritual. However, seeking cure of both form of disease is a natural need. Whenever human body changes, its organs experience change therefore it needs cure. In the same manner, whenever a human faces spiritual diseases, the Holy Almighty has given solutions to these problems as well and provided guidance in accordance with time, capabilities and conditions. There are amendments made in the guiding principles keeping in view the above three factors. Old principals have been superseded by new ones. All old religions had the old principals in accordance with the time and conditions, all of them were slowly amended and superseded once and for all with the advent of Holy Quran resulting into metamorphosed commands. All the old guiding principles were invalidated and got amended and the Holy Quran provided the universal guiding principles and commands which are valid now till the Day of Judgment. Many scholars worked extensively on the principles and guidelines which were invalidated and it also became a matter of discontent between the scholars at different times especially on the invalidated verses and guidelines. This research carries extensive academic discourse upon the opinion of different scholars regarding the metamorphosed and amended guidelines, their objections and also some justification from the Holy book of Bible.
Keywords: Invalidated, Spiritual, Metamorphosed, Qur'anic Commands, Amended Guidelines

انسانی امراض دو قسم کے ہوتے ہیں؛ جسمانی و روحانی۔ اور دونوں قسم کے امراض کا علاج ایک فطری ضرورت ہے۔ جس طرح ایک انسانی جسم میں اُتار چڑھاؤ آنے کی وجہ سے اُس کی اعضاء میں تغیر پذیر ہوتا ہے تو اُس کی تلافی کرنا چاہیے ہوتا ہے اسی طرح جب اُس کو روحانی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں تو خالقِ کائنات نے وقتاً فوقتاً اُن کے امراض کے لیے بندوبست فرمایا۔ اور وقت، صلاحیتوں اور حالات کے مطابق رب کائنات نے اُن کے لیے احکام اور اُن میں

ترمیمات فرمائی۔ اِن احکام کا نزول اور اِن میں واقع تغییرات کو علمِ نسخ کہا جاتا ہے۔ اِن میں سے پہلے حکم کو منسوخ اور واقع تغییری حکم کو ناسخ کہا جاتا ہے۔ یہ نسخ قدیم زمانے سے مختلف سماوی ادیان میں واقع ہوتی آرہی ہے تا آنکہ قرآن کا نزول شروع ہو گیا اور لوگوں کی صلاحیتوں اور وقتی حالات کے مطابق احکامات میں نسخ کا عمل شروع ہو گیا۔ اور جب وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قرآنی علوم کو مدون کیا گیا اور کئی کتابیں زیر قرطاس آئیں تو علمِ نسخ پر کافی کام ہوا۔ اور ساتھ ساتھ علماء نے کچھ منقول اور کچھ غیر منقول آراء کو زیبِ قرطاس کیا اور ساتھ ہی زیرِ بحث موضوع کا محلِ اجتہاد ہونے کی وجہ سے اِس میں قدیما و حدیثا، علماء کے درمیان تعدادِ آیاتِ منسوخہ میں اختلاف پیدا ہوا۔ زیرِ بحث مقالہ میں قرآن کریم میں علمِ نسخ کے وقوع کے حوالے سے متقدمین ومتاخرین علماء کی آراء کے حوالے سے تحقیقی بحث کی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی اِن آیات کریمہ کی نشان دہی بھی کی گئی ہے۔ جب کہ دعویٰ دارانِ حاملینِ ادیانِ سابقہ کے اسلامی احکامات میں وجودِ نسخ پر اعتراضات وشبہات کے ازالہ کے لیے بائبل سے کچھ دلائل بھی جمع کی گئی ہے۔

ا۔ نسخ کا لغوی معنیٰ:

ذیل میں نسخ کے لغوی واصطلاحی معنی کو پیش کیا جاتا ہے۔

امام ازہری اپنی مایہ ناز کتاب تہذیب اللغۃ میں رقم طراز ہیں:

والنَّسْخُ اكتتابك كِتاباً عَن كِتابٍ حَرْفاً بِحرف تَقول: نَسَخْتُهُ وانْتَسَخْتُه، فالأصلُ نُسْخَةٌ، والمكتوبُ مِنْهُ نُسْخَة لِأَنَّهُ قَامَ مَقَامَه وَالْكَاتِب نَاسِخٌ ومُنْتَسِخٌ [1]

" نَسَخَ، اِنتَسَخَ اور اِستَنسَخَ کے معنی ہیں: اُس نے سامنے رکھی ہوئی کتاب سے لکھ دیا اور اُس کی نقل اُتارلی۔ اصل کتاب کو بھی نسخہ کہتے ہیں اور اُس سے نقل کی گئی دوسری کتاب کو بھی نسخہ کہتے ہیں اس لیے یہ اُس کی قائم مقام ہوتی ہے، لکھنے والے کو نَاسِخُ اور منتسخ کہا جاتا ہے۔"

والاسْتِنْسَاخُ: التَّقَدُّمُ بنَسْخِ الشيءِ، والتَّرَشُّح، للنَّسْخ. وقد يُعَبَّر بالنَّسْخِ عن الاستنساخِ[2]. قال تعالى: إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ ما كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ[3].

الاسْتِنْسَاخُ: کسی سے کوئی چیز لکھوانے یا لکھنے کے لیے تیار ہونے کے ہیں کبھی کبھار نسْخِ اور اسْتِنْسَاخُ ایک ہی معنیٰ میں آتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے: إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ ما كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ [4] جو کچھ تم کیا کرتے تھے، ہم لکھواتے جاتے تھے۔

تَنَاسُخُ الأزمنةِ والقرونِ: **ایک قوم کا گزر جانا اور دوسری کا اس کے قائم مقام ہو۔**

وَنَسْخُ الكتابِ: نَقْلُ صُورته المجرَّدة إلى كتابٍ آخرَ، وذلك لا يقتضي إزالةَ الصُّورَةِ الأُولى بل يقتضي إثباتَ مثلها في مادَّةٍ أُخْرَى، كاتِّخَاذِ نَقْشِ الخَاتم في شُمُوعٍ كثيرة[5]

نَسْخُ الكتابِ کے معنی کتاب کی کاپی کرنے کے ہیں۔ یہ پہلی صورت کے ازالہ کو مقتضی نہیں ہے، بلکہ کسی دوسرے مادہ میں اس جیسی دوسری صورت کے اثبات متقاضی ہوتا ہے جیسا کہ بہت سی شمعوں میں انگوٹھی کا نقش بنادیا جاتا ہے۔

النَّسْخُ: إزالةُ شَيْءٍ بِشَيْءٍ يَتَعَقَّبُهُ۔

النَّسْخُ: اس کے اصل معنی ایک چیز کو زائل کر کے دوسری کو اس جگہ پر لانے کے ہیں۔

نسخ کے بہت ساری مستعملات ہیں مثلاً:

۱۔أحدهما النقل كنقل كتاب من آخر[6] ایک کتاب سے دوسری کتاب کو نقل کرنا جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ [7]

اور جو کچھ ان میں لکھا ہوا تھا وہ ان لوگوں کے لئے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ہدایت اور رحمت تھی۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

هَٰذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۔[8]

۲۔ إِزَالَةُ الشَّيْءِ دُونَ أَنْ يَقُومَ آخَرُ مَقَامَهُ، كَقَوْلِهِمْ: نَسَخَتِ الرِّيحُ الْأَثَرَ ۔[9]

کسی چیز کا متبادل وجود میں لائے بغیر، اُس کو زائل کرنا۔ جیسا کہ آیت کریمہ میں ارشاد ہے: فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ [10]

جو کچھ (وسوسہ) شیطان (انسانوں کے دل میں) ڈال چکا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے مٹا دیتا ہے۔

۲۔ نسخ کے اصطلاحی معنیٰ:

فقہ حنفی کے مایہ ناز اصولی کتاب کشف الاسرار میں اِس کی تعریف کچھ اِس طرح بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ عِبَارَةٌ عَنْ رَفْعِ الْحُكْمِ الشَّرْعِيِّ بِدَلِيلٍ شَرْعِيٍّ مُتَأَخِّرٍ [11]

کسی شرعی حکم کو بعد میں آنے والی شرعی دلیل کے ذریعے اُٹھالینا یا ختم کرنا۔

والثاني الإزالة، فأما الأول فلا مدخل له [12]

نسخ کا دوسرا معنی ابطال اور زائل کرنا ہے اِس حیثیت کے ساتھ کہ حکمِ اول کا مقام ختم ہو جاتا ہے۔

اور کبھی صرف اثبات کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔اور کبھی اسے دونوں معانی میں ایک ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ لہٰذا نَسْخُ الكتاب: یعنی کتاب اللہ کے منسوخ ہونے سے ایک حکم کو زائل کر کے پھر اس کی بجائے دوسرا حکم نازل کرنا مراد ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

ما نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِها نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْها [13]

ہم جو کسی آیت کو منسوخ کرتے یا بُھلوا دیتے ہیں تو اُس سے بہتر لے آتے ہیں۔

۳۔ پہلی الہامی کتب میں میں نسخ کا وجود:

نسخ صرف شریعتِ محمدی ﷺ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ پہلی شرائع میں بھی حسبِ حال نسخ کا تصور پایا جاتا ہے جیسا کہ:

۱۔ موجودہ بائبل کے مطابق سیدنا نوح علیہ السلام کی شریعت میں سب جاندار حلال تھے صرف خون حرام تھا۔[14] لیکن سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں اسے ناپاک قرار دے کر سیدنا نوح علیہ السلام کی شریعت کو منسوخ قرار دیا گیا۔[15]

۲۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام کی شریعت میں بیک وقت دو بہنیں نکاح میں جائز تھی سیدنا یعقوب کی دونوں بیویاں لیہ اور راحیل بہنیں تھیں۔ لیکن سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں بیک وقت نکاح میں دو بہنیں حرام قرار دی گئیں۔[16] اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کا یہ حکم محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت میں بھی برقرار رکھا گیا۔

۳۔ اس طرح سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں طلاق کا رواج عام تھا بغیر سبب مرد عورت کو طلاق دے سکتا تھا۔ لیکن سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں جب تک عورت نے کھلی بدکاری نہ کی ہے ہو، تب تک مرد کو طلاق دینے کی اجازت نہیں۔[17]

۴۔ ناسخ و منسوخ آیات قرآنیہ کے متعلق متقدمین علماء کرام کی آراء

درج بالا شرائع میں وجودِ نسخ کی طرح امام الانبیاء محمد مصطفی ﷺ کی شریعت کے ابتدائی اور آخری احوال کے اعتبار سے احکامات میں شارع کی طرف سے حسبِ حالِ مکلفین کچھ تبدیلیاں کی گئی کیونکہ وہ شارع کے علم و حکمت کے مطابق مکلفین کے حق میں بہتر تھی اس لیے کچھ امور میں نسخ کا عمل معمول بہا رہا۔ لیکن علماءِ امت کے درمیان اس کی تعیین میں اختلاف رہا۔ ذیل میں کچھ علماء کی آراء کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

امام ابن العربی المالکیؒ:

اِن کے نزدیک قرآن کریم کی کل ۲۱ آیات کریمہ منسوخ قرار پاتی ہیں متاخرین میں سے امام سیوطی نے اُن کے اِس قول کی موافقت کی ہے۔ یہ آیات درج ذیل ہیں:

۱: كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا ٱلْوَصِيَّةُ لِلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ بِٱلْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى ٱلْمُتَّقِينَ [18]

انہوں نے اس آیت کے حکم منسوخ ہونے میں تین اقوال پیش کیے ہیں؛

الف۔ یہ آیت "آیاتِ مواریث" سے منسوخ ہے۔

ب۔ وارث کے حق میں وصیت منع کرنے والی حدیث (وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں) نے اس آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔

ج۔ اس آیت کو اجماع نے منسوخ کیا ہے۔

۲: وَعَلَى ٱلَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ ۔ [19]

پہلا قول یہ ہے اسے درج ذیل آیت نے منسوخ کیا ہے۔

فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُۖ[20]

دوسرا قول یہ ہے کہ یہ آیت محکم ہے، منسوخ نہیں۔اور ساتھ ہی مفسرین نے اِس کی کچھ اور محمود تاویلات بھی کی ہیں۔

۳: أُحِلَّ لَكُمۡ لَيۡلَةَ ٱلصِّيَامِ ٱلرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمۡۚ [21]

یہ آیت درج ذیل آیت کی ناسخ مانی گئی ہے:

كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ[22]

کیونکہ اس آیت میں جو مشابہت (كَمَا) دی گئی ہے اس کا تقاضا یہی ہے کہ روزہ فرض ہونے کے علاوہ روزے کے احکام بھی پہلی شریعتوں کے عین مطابق ہو اور جو کام روزے کی حالت میں پہلے منع تھے، انہیں اب بھی حرام سمجھا جائے۔ اس آیت کے ذریعے اس آیت کا حکم منسوخ ہو جاتا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے: کہ سنت نے اس آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔

۴: يَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلشَّهۡرِ ٱلۡحَرَامِ قِتَالٖ فِيهِۖ قُلۡ قِتَالٞ فِيهِ كَبِيرٞۚ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَكُفۡرُۢ بِهِۦ وَٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ وَإِخۡرَاجُ أَهۡلِهِۦ مِنۡهُ أَكۡبَرُ عِندَ ٱللَّهِۚ وَٱلۡفِتۡنَةُ أَكۡبَرُ مِنَ ٱلۡقَتۡلِۗ وَلَا يَزَالُونَ يُقَٰتِلُونَكُمۡ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمۡ عَن دِينِكُمۡ إِنِ ٱسۡتَطَٰعُواْۚ وَمَن يَرۡتَدِدۡ مِنكُمۡ عَن دِينِهِۦ فَيَمُتۡ وَهُوَ كَافِرٞ فَأُوْلَٰٓئِكَ حَبِطَتۡ أَعۡمَٰلُهُمۡ فِي ٱلدُّنۡيَا وَٱلۡأٓخِرَةِۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلنَّارِۖ هُمۡ فِيهَا خَٰلِدُونَ [23]

اسی آیت کا حکم کہ حرمت والے مہینوں میں جہاد کرنا ناجائز ہے کو درجہ ذیل آیت کی حکم سے منسوخ مانا گیا ہے:

وَقَٰتِلُواْ ٱلۡمُشۡرِكِينَ كَآفَّةٗ كَمَا يُقَٰتِلُونَكُمۡ كَآفَّةٗۚ [24]

۵: وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوۡنَ مِنكُمۡ وَيَذَرُونَ أَزۡوَٰجٗا وَصِيَّةٗ لِّأَزۡوَٰجِهِم مَّتَٰعًا إِلَى ٱلۡحَوۡلِ غَيۡرَ إِخۡرَاجٖ۔

اس آیت کو درج ذیل آیت کے حکم سے منسوخ مانا گیا ہے:

وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوۡنَ مِنكُمۡ وَيَذَرُونَ أَزۡوَٰجٗا يَتَرَبَّصۡنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرۡبَعَةَ أَشۡهُرٖ وَعَشۡرٗاۖ [25]

اس طرح بیوہ عورت کے لیے ایک سال کی مدت کے حکم کو چار مہینے دس دن کی عدت کے حکم سے منسوخ کر دیا گیا ہے۔ البتہ بیوہ کی رہائش کی ایک سال تک فراہمی کے متعلق بعض علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور بعض کے نزدیک منسوخ نہیں ہے۔ جو علماء اسے منسوخ قرار دیتے ہیں وہ لَا سُکنٰی (رہائش نہیں ہے) والی حدیث کو اس کا ناسخ مانتے ہیں۔

۶: وَإِن تُبۡدُواْ مَا فِيٓ أَنفُسِكُمۡ أَوۡ تُخۡفُوهُ يُحَاسِبۡكُم بِهِ ٱللَّهُۖ فَيَغۡفِرُ لِمَن يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٌ [26]

مذکورہ آیت کے حکم کہ اللہ تعالیٰ ہر ظاہر و پوشیدہ چیز کا احتساب لے گا، کو درج ذیل آیتِ کریمہ سے منسوخ قرار دیا گیا ہے:

لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَاۚ[27]

کہ اللہ تعالیٰ کسی نفس پر اُس کی طاقت سے زیادہ کا بوجھ نہیں ڈالتا۔

۷: يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسۡلِمُونَ[28]

اِسی آیت کریمہ کے حکم کہ اللہ سے ڈرو جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے، کو درج ذیل آیت سے منسوخ مانا گیا ہے:

فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ مَا ٱسۡتَطَعۡتُمۡ [29]

کہ تم اللہ سے اپنی استطاعت کے مطابق تقویٰ اختیار کرو۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے، بلکہ محکم ہے۔ البتہ سورۃ ال عمران کی اگر کسی آیت کے حکم کو منسوخ کہا جا سکتا ہے تو وہ یہی آیت ہے۔

۸: وَٱلَّذِينَ عَقَدَتۡ أَيۡمَٰنُكُمۡ فَـَٔاتُوهُمۡ نَصِيبَهُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ شَهِيدًا [30]

آیتِ کریمہ کا حکم کہ جن کے ساتھ تم نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو اُن کو اُن کا حق دے دو۔ اِس حکم کو درج ذیل آیت سے منسوخ قرار دیا گیا ہے:

وَأُوْلُواْ ٱلۡأَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلَىٰ بِبَعۡضٖ فِي كِتَٰبِ ٱللَّهِۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمُۢ[31]

کہ رشتہ دار ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آپس میں ایک دوسرے کے میراث کے زیادہ حق دار ہیں۔

۹: وَإِذَا حَضَرَ ٱلۡقِسۡمَةَ أُوْلُواْ ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡيَتَٰمَىٰ وَٱلۡمَسَٰكِينُ فَٱرۡزُقُوهُم مِّنۡهُ وَقُولُواْ لَهُمۡ قَوۡلٗا مَّعۡرُوفٗا [32]

اس آیت کے بارے میں دو اقوال ہیں: ایک قول کے مطابق یہ آیتِ مواریث سے منسوخ قرار پاتی ہے جب کہ دوسرا قول عدمِ نسخ کی ہے، مگر لوگ اس پر عمل کے بارے میں غفلت کرتے ہیں۔ بلکہ رئیس المفسرین سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ منسوخ نہیں ہے لیکن اس کا حکم فرض نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اور یہی رائے اصوب معلوم ہوتی ہے۔

۱۰: وَٱلَّٰتِي يَأۡتِينَ ٱلۡفَٰحِشَةَ مِن نِّسَآئِكُمۡ فَٱسۡتَشۡهِدُواْ عَلَيۡهِنَّ أَرۡبَعَةٗ مِّنكُمۡۖ فَإِن شَهِدُواْ فَأَمۡسِكُوهُنَّ فِي ٱلۡبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَفَّىٰهُنَّ ٱلۡمَوۡتُ أَوۡ يَجۡعَلَ ٱللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلٗا [33]

یعنی زانی شخص پر گواہوں کی ثبوت کے بعد اُس کو موت یا تا حکمِ ثانی گھر میں پابندِ سلاسل کیا جائے۔ اِس حکم کو سورۃ النور کی درج ذیل آیت سے منسوخ ہے:

ٱلزَّانِيَةُ وَٱلزَّانِي فَٱجۡلِدُواْ كُلَّ وَٰحِدٖ مِّنۡهُمَا مِاْئَةَ جَلۡدَةٖۖ [34]

۱۱: يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُحِلُّواْ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ وَلَا ٱلشَّهۡرَ ٱلۡحَرَامَ[35]

کہا جاتا ہے کہ مذکورہ آیت اس آیت سے منسوخ ہے جس میں حرام مہینوں میں بھی جنگ جائز ہونے کا حکم ہے۔ شائد قائل کا اشارہ اس آیت کی طرف ہے:

ٱلشَّهۡرُ ٱلۡحَرَامُ بِٱلشَّهۡرِ ٱلۡحَرَامِ وَٱلۡحُرُمَٰتُ قِصَاصٞۚ فَمَنِ ٱعۡتَدَىٰ عَلَيۡكُمۡ فَٱعۡتَدُواْ عَلَيۡهِ بِمِثۡلِ مَا ٱعۡتَدَىٰ عَلَيۡكُمۡۚ [36]

کہ حرمت والے مہینوں میں اگر کوئی شخص تم پر پہل کر کے حملہ کرتا ہے تو اُن سے جنگ کرنا جائز ہے۔

۱۲: فَإِن جَآءُوكَ فَٱحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْۖ وَإِن تُعْرِضْ عَنْهُمْ [37]

کہا جاتا ہے کہ مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو جو اختیار مابین فیصلہ واعراض دیا تھا، کو درج ذیل آیت سے منسوخ قرار دیا:

وَأَنِ ٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ [38]

کہ تو اِن کے درمیان قرآن و سنت سے فیصلہ کرو۔

۱۳: يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ شَهَـٰدَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ حِينَ ٱلْوَصِيَّةِ ٱثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ ءَاخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ [39]

آیت کریمہ میں در مسئلہ مخصوصہ کسی غیر مسلم کو گواہ بنانے کی جو اجازت مرحمت فرمائی گئی تھی اس کو درج ذیل آیت کریمہ سے منسوخ بتائی گئی ہے:

وَأَشْهِدُواْ ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُواْ ٱلشَّهَـٰدَةَ لِلَّهِ [40]

کہ تم صرف دو عادل مسلمانوں کو ہی گواہ بنا سکتے ہو، جن کی گواہی قابلِ قبول ہو گی۔

۱۴: إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَـٰبِرُونَ يَغْلِبُواْ مِاْئَتَيْنِۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّاْئَةٌ يَغْلِبُوٓاْ أَلْفًا مِّنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ [41]

اس آیت کریمہ در صورتِ جہاد کفار کے ساتھ مقابلہ میں ایک نسبت دس کا جو حکم تھا، اِس کو درج ذیل آیت کریمہ کے ذریعہ منسوخ قرار دیا گیا ہے:

ٱلْـَٔـٰنَ خَفَّفَ ٱللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًاۚ فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّاْئَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُواْ مِاْئَتَيْنِۚ وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوٓاْ أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ ٱللَّهِۗ وَٱللَّهُ مَعَ ٱلصَّـٰبِرِينَ [42]

یعنی اب اللہ تعالیٰ نے تخفیف فرمائی اور صورتِ مذکورہ میں ایک نسبت دو کا حکم دیا۔

۱۵: ٱنفِرُواْ خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَـٰهِدُواْ بِأَمْوَٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِۚ [43]

اِس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو ہر حالت میں نکلنے کا حکم ہے۔ اس کی ناسخ مندرجہ ذیل دو آیتیں بتائی جاتی ہیں:

۱۔ لَّيْسَ عَلَى ٱلْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى ٱلْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى ٱلْمَرِيضِ حَرَجٌ [44]

۲۔ لَّيْسَ عَلَى ٱلضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى ٱلْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُواْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِۦ [45]

چونکہ پہلی آیت میں ہر کسی کے لیے نفیرِ عام کا حکم تھا تو مذکورہ دونوں آیتیں ان لوگوں کو مستثنیٰ کر دیتی ہیں جو معذور ہیں، اِس لیے یہ پہلی آیت کے ناسخ سمجھی جاتی ہیں۔

۱۶: ٱلزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَٱلزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَآ إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌۚ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ [46]

اِس آیت کریمہ میں زانیہ اور مشرکہ کے نکاح کو مشروط و مقید کیا گیا ہے تو امام ابن العربی المالکی نے اس کو منسوخ مانا ہے اور فرماتے ہیں کہ:

وَأَنكِحُواْ ٱلۡأَيَٰمَىٰ مِنكُمۡ وَٱلصَّٰلِحِينَ مِنۡ عِبَادِكُمۡ وَإِمَآئِكُمۡ [47]

والی آیت کریمہ اِس کی ناسخ ہے جس میں بلا کسی قید کے نکاح کرانے کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۷: يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لِيَسۡتَـٔۡذِنكُمُ ٱلَّذِينَ مَلَكَتۡ أَيۡمَٰنُكُمۡ وَٱلَّذِينَ لَمۡ يَبۡلُغُواْ ٱلۡحُلُمَ مِنكُمۡ ثَلَٰثَ مَرَّٰتٖ[48]

اس آیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء اسے منسوخ سمجھتے ہیں اور بعض منسوخ نہیں سمجھتے اور وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے اس کے حکم پر عمل کرنے میں کوتاہی کی ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسے منسوخ نہیں کہا ہے اور آپ کا قول ہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

۱۸: لَا يَحِلُّ لَكَ ٱلنِّسَآءُ مِنۢ بَعۡدُ وَلَآ أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنۡ أَزۡوَٰجٖ وَلَوۡ أَعۡجَبَكَ حُسۡنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتۡ يَمِينُكَۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ رَّقِيبٗا۔[49]

اس آیت کی تشریح میں آٹھ مختلف تفسیری اقوال پائے جاتے ہیں جن میں بعض علماء اِس کو اسی سورۃ کی آیتِ کریمہ: يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِنَّآ أَحۡلَلۡنَا لَكَ أَزۡوَٰجَكَ ٱلَّٰتِيٓ ءَاتَيۡتَ أُجُورَهُنَّ[50] سے اِس کو منسوخ مانتے ہیں جبکہ بعض دوسرے علماء اِس کی عدم نسخ کے قائل ہیں۔ لہٰذا القول اُن علماء کے جو اِس کو ما قبل آیت کریمہ سے منسوخ مانتے ہیں یہ بھی منسوخ آیات میں شمار ہو گی۔ جیسا کہ امام ابن العربی المالکی کا مذہب ہے۔

۱۹: يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نَٰجَيۡتُمُ ٱلرَّسُولَ فَقَدِّمُواْ بَيۡنَ يَدَيۡ نَجۡوَىٰكُمۡ صَدَقَةٗ[51]

آیت کریمہ میں جو حکم تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات سے پیشتر، صدقہ کرنا لازم قرار دیا گیا تھا اِسے بعد والی آیت نے منسوخ کیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نرمی کا حکم ہے:

ءَأَشۡفَقۡتُمۡ أَن تُقَدِّمُواْ بَيۡنَ يَدَيۡ نَجۡوَىٰكُمۡ صَدَقَٰتٖۚ فَإِذۡ لَمۡ تَفۡعَلُواْ وَتَابَ ٱللَّهُ عَلَيۡكُمۡ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥۚ وَٱللَّهُ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ[52]

۲۰: فَـَٔاتُواْ ٱلَّذِينَ ذَهَبَتۡ أَزۡوَٰجُهُم مِّثۡلَ مَآ أَنفَقُواْۚ[53]

ایک قول کے مطابق یہ آیتِ کریمہ، آیتِ سیف سے منسوخ ہے اور دوسرے قول کے مطابق اِس کی ناسخ، آیتِ غنیمت ہے۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک یہ آیت منسوخ نہیں ہے، بلکہ محکم ہے۔

۲۱: قُمِ ٱلَّيۡلَ إِلَّا قَلِيلٗا[54]

اِس آیت کریمہ کو اسی سورت کی آخری آیت نے منسوخ کر دیا ہے، اور یہ پنج وقتہ نماز کے حکم سے منسوخ ہو گئی ہے۔[55]

۵۔ امام شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اور قرآن کریم میں نسخ کا وجود

امام شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے نسخ کی مختلف صورتیں بیان کی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔ کسی حکم کی انتہائی مدت مقرر کر دی جائے اور اس مدت کے بعد وہ حکم خود بخود ختم ہو جائے۔

ب۔ آیت کے ظاہری مفہوم کو کسی دوسرے مفہوم کی طرف پھیر دیا جائے۔اس صورت میں پہلے مفہوم کو منسوخ سمجھا جائے گا۔

ج۔ آیت کے کسی حکم میں مذکور شرط کے بارے میں یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ لازمی شرط نہیں ہے۔

د۔ کسی عام حکم کو خاص کر دیا جائے۔

ط۔ کوئی ایسا نکتہ بیان کیا جائے، جس سے آیت کے اصلی حکم کے مفہوم میں اور اس آیت کے الفاظ سے بظاہر پیدا ہونے والے غلط مفہوم کا فرق واضح کیا جائے۔

ع۔ جاہلیت کے کسی رسم ورواج یا پہلی شریعتوں کے کسی حکم کو ختم کر دیا جائے۔[56]

۲۔ شاہ صاحب کے نزدیک منسوخ آیات کی تعداد:

امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے نزدیک قرآن کریم میں منسوخ آیات کی تعداد صرف پانچ ہیں جو کہ ذیل میں مذکور ہیں:

۱: كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا ٱلْوَصِيَّةُ لِلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ بِٱلْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى ٱلْمُتَّقِينَ [57]

شاہ صاحب نے اِس آیت کے منسوخ ہونے میں امام ابن العربی المالکی کی موافقت کرتے ہیں اور فرمایا ہے کہ اِس کی ناسخ: يُوصِيكُمُ ٱللَّهُ فِيٓ أَوْلَٰدِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ ٱلْأُنثَيَيْنِ[58]

والی آیت ہے البتہ وصیت والی حدیث اِس آیت کی ناسخ نہیں بلکہ ، نسخ کی موَضح مانتے ہیں۔

۲: إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَٰبِرُونَ يَغْلِبُواْ مِاْئَتَيْنِ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّاْئَةٌ يَغْلِبُوٓاْ أَلْفًا مِّنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ [59]

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اور امام ابن العربی رحمہ اللہ اِس آیت کریمہ اِس کے بعد والی آیت سے منسوخ قرار دینے میں موافق ہیں۔

۳ لَّا يَحِلُّ لَكَ ٱلنِّسَآءُ مِنۢ بَعْدُ وَلَآ أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَٰجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا [60]

اس آیت میں بھی شاہ صاحب اور امام ابن العربی موافق ہیں کہ یہ منسوخ ہے۔

۴: يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نَٰجَيْتُمُ ٱلرَّسُولَ فَقَدِّمُواْ بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَىٰكُمْ صَدَقَةً[61]

اس کے متعلق امام ابن العربی المالکی اور شاہ صاحب ایک ہی رائے رکھتے ہیں۔

۵: قُمِ ٱلَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا[62]

اس آیت کو اسی سورت کی آخری آیت نے منسوخ کر دیا ہے، اور یہ پنج وقتہ نماز کے حکم سے منسوخ ہو گئی ہے۔[63] اسی لیے اِس کے متعلق امام ابن العربی اور شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی رائے ایک ہے۔

۷۔ وہ علماء کرام جو قرآنی آیات میں نسخ کے قائل نہیں

ذیل میں اُن علمائے امت کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جو قرآنی آیات میں کلی طور پر نسخ کے قائل نہیں بلکہ منسوخ عند غیر ہم آیات کی ایسی توجیہات بیان کرتے ہیں جن سے اِن میں نسخ کی صورت ختم ہو کر، محکم ہونا نظر آ جاتا ہے۔ چنانچہ آیت کریمہ:

۱: كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا ٱلْوَصِيَّةُ لِلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ بِٱلْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى ٱلْمُتَّقِينَ [64]

کے متعلق امام ابن جریرؒ نے تفسیر طبری [65]، امام قرطبیؒ نے تفسیر قرطبی [66]، امام نسفیؒ نے تفسیر مدارک [67] میں اور مولانا حسین نیلوی صاحبؒ نے بلغۃ الحیران [68] میں فرمایا کہ یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ محکم ہے۔ اور اس آیت میں غیر مسلم والدین اور اقرباء کے بارے میں وصیت کا حکم ہے کیونکہ وہ لوگ وہ وارث نہیں ہو سکتے، اِس لیے بندہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے والدین اور اقرباء کے بارے میں وصیت کریں۔

۲: إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَٰبِرُونَ يَغْلِبُوا۟ مِا۟ئَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّا۟ئَةٌ يَغْلِبُوٓا۟ أَلْفًا مِّنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ [69]

امام شاہ ولی اللہؒ نے الفوز الکبیر [70] اور امام جلال الدین محمد بن احمد محلی رحمہ اللہ اور جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی تفسیر جلالین [71] میں اِس آیت کریمہ کو منسوخ قرار دیتے ہیں لیکن مولانا حسین علی الوانی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ آیت بھی محکم ہے کیونکہ جہاد بالاتفاق منسوخ نہیں اور بیس اور دو سو کی بات خبر ہے حکم نہیں، اور اخبار میں نسخ واقع نہیں ہوتا۔

۳: لَّا يَحِلُّ لَكَ ٱلنِّسَآءُ مِنۢ بَعْدُ وَلَآ أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَٰجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ رَّقِيبًا [72]

امام ابن جریرؒ نے تفسیر طبری [73]، امام قرطبیؒ نے تفسیر قرطبی [74] اور مولانا حسین علیؒ نے اس آیت کو محکم کہا ہے کہ مِنۢ بَعْدُ کا معنی یہ ہے کہ ماسوا اِن چار اقسام کے حلال نہیں۔ اس آیت کے بارے میں یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ جس آیت کو ناسخ کہا گیا ہے وہ پہلے نازل ہوئی ہے تو وہ ناسخ نہ ہو اور دوسری بات یہ کہ من باب الاخبار ہے اور اخبار میں نسخ کا وجود عدیم ہوتا ہے۔ اِس لیے یہ بھی محکم ٹھہری نہ کہ منسوخ۔

۴ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا نَٰجَيْتُمُ ٱلرَّسُولَ فَقَدِّمُوا۟ بَيْنَ يَدَىْ نَجْوَىٰكُمْ صَدَقَةً [75]

مولانا حسین علی الوانی واں اس آیت کو منسوخ نہیں مانتے کہ: اول اس آیت سے صدقہ دینے کا جو حکم ثابت

ہوتا ہے وہ وجوبی حکم نہ تھا، جس کا قرینہ اللہ کا قول: ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ہے کیونکہ صدقہ کے حکم دینے کی وجہ یہ تھی کہ منافق زیادہ مشورے کر کے رسول اللہ ﷺ کا قیمتی وقت ضائع نہ کریں۔ پس جب یہ حکم وجوبی نہ ہوا بلکہ حکم استحبابی ہوا تو نسخ واقع ہی نہیں ہوا۔

۵: قُمِ ٱلَّيۡلَ إِلَّا قَلِيلًا[76]

شیخ حسین علی الوانی اور شیخ غلام اللہ خان راولپنڈی فرماتے ہیں کہ آیت سورۃ المزمل کی آیت بیس میں نمازِ تہجد کے اوقات زیادہ تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں اور انسانی فطرت کے مطابق رعایت دی گئی۔ لہٰذا حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں، اور زیرِ بحث آیت کریمہ محکم ہے۔[77]

نتائج:

۱۔ علمِ نسخ کا تعلق علماء کی تعریفِ نسخ سے تعلق رکھتا ہے۔

۲۔ جب مختلف علماء کے درمیان نسخ کی تعریف میں اختلاف پایا جاتا ہے تو اُس کے اثرات اُن کے مصداقات پہ بھی پڑی ہے جس سے منسوخ آیات کی تعداد میں اختلافات رونما ہوئیں ہیں۔

۳۔ متقدمین کے ہاں کسی متقدم مجمل آیت کی تشریح و تفسیر ایک متاخر التنزیل آیت سے کرانا بھی منسوخ کے زمرے میں آتا ہے اس لیے اُن کے ہاں منسوخ آیات کی تعداد بھی بڑھ جاتی ہے۔

۴۔ بعض متاخرین علماء کے نزدیک اگر ایک آیت کی کئی معنوی توجیہات ہو سکتیں تھیں جن میں سے کچھ منسوخ تو کچھ غیر منسوخ ہو قسم ثانی پر اِس کو محمول کر کے نسخ سے پہلو تہی کی ہے۔

۵۔ متاخرین علماء نے آیات قرآنیہ کو نسخ سے بچانے کے لیے کوششیں کی ہیں۔ جن میں سے شیخ حسین علی الوانی اور اُن کے شاگرد رشید شیخ القرآن غلام اللہ خان راولپنڈی کی رائے یہ ہے کہ قرآن کریم کی کوئی بھی آیت ہر محتمل معنی کے اعتبار سے منسوخ نہیں بلکہ اگر ایک توجیہ سے کوئی منسوخ ہے تو دوسری توجیہ سے وہ محکم ٹھہرتی ہے۔

حوالہ جات

[1] تہذیب اللغة، امام زہری، ت:محمد عوض مرعب، دار إحياء التراث العربی، بیروت، ط۱، ۲۰۰۱م، ج۷، ص۸۴

Amam Zuhary, Tahzeeb al. ghugah, Dar Ahya'thuras al arbi' ,Beirut, 2001.AD, Vol;07, Pp:84

[2] المفردات في غريب القرآن، امام راغب اصفہانی، ت:صفوان عدنان الداودی، دار القلم، الدار الشامیہ، دمشق، بیروت، ط1، 1412ھ، ص801

Imam Raghib, Al-Mufradat fi Ghareebil Quran, Darul Qalam, Beirut, 1412 AH, Page: 801

3 الجاثية45: 29

Al-Jathiyah 45:29

4 نفسِ سورۃ ونفسِ آیت

ibed

5 المفردات فی غریب القرآن،ص801

Imam Raghib, Al-Mufradat fi Ghareebil Quran, Page: 801

6 المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز،امام ابن عطيه،ت:عبد السلام عبد الشافي محمد،دار الكتب العلميه،بيروت،ط١، ١٤٢٢ھ، ص١٩٠

Ibn Attiyah, Muharar al-Wajiz-Tafir, Research:Abdul Salam ,Dar-al-Kutab Al'almyah, Beirut,1422 AH,Page: 190

7 الاعراف 7: 154

Al-A'raf 7:154

8 الجاثيه 29:45

Al-Jathiyah 45:29

9 المفردات في غريب القرآن، ص٨٠١

10 الحج 22: 52

Al-Hajj 22:52

11 كشف الأسرار عن أصول فخر الإسلام البزدوي،عبد العزيز بن احمدبخاري،شركة الصحافة العثمانيه، استنبول،ط١، ١٣٠٨ھ، ج٣، ص١٥٦

Abdul Aziz bin Ahmad, Kashf ul Israr, Sharkt-AL shafa al-thmaniya, Astnbul, 1308.AH, Vol;03, Pp156

12 تفسیرابن عطیه، ج١، ص١٩٠

Tafseer Ibn Attiyah, Page: 190

13 البقرة2: 106

Al-Baqarah 2:106

14 کتاب مقدس(عہد عتیق اور عہدجِدید)،پاکستان بائِبل سوسائٹی،انارکلی ،لاہور،پاکستان، کتاب:پیدائش،باب:نُوح قُربانی چڑھاتاہے، ص١٥

Kitab Muqadds(ahd ateeq and had jdeed,Pakistan Bayebl Socity, Anar kali ,Lahore Pakistan ,Book of birth ,chapter;Noon Qurbani ,Pp:15

[15] کتاب مقدس (عہدِ عتیق اور عہد جِدید)، کتاب احبار، باب: جانور جو کھائے جاسکتے ہیں، ص ۱۴۱

Ibed,book of Ahbara chapter ;animals ju kaye,Pp141

[16] بائبل مقدس، کتاب الاحبار، باب: طلاق کے بارے میں تعلیم، ص ۱۱۲

Ibed, Book of AL Ahbar ,Chapter;talaq,Pp112

[17] بائبل مقدس، کتاب متی، باب: طلاق کے بارے میں تعلیم، ص ۹

Ibed,Book of matta, Chapter :talaq, Pp09

[18] البقرة2: 180

Al-Baqarah 2:180

[19] البقرة2: 184

Al-Baqarah 2:184

[20] البقرة 2: 185

Al-Baqarah 2:185

[21] البقرة2: 187

Al-Baqarah 2:187

[22] البقرة2: 183

Al-Baqarah 2:183

[23] البقرة2: 217

Al-Baqarah 2:217

[24] التوبة9: 36

Al-Tawbah 9:36

[25] البقرة2: 234

Al-Baqarah 2:234

[26] البقرة2: 284

Al-Baqarah 2:284

[27] البقرة2: 286

Al-Baqarah 2:286

[28] آل عمران 3: 102

Al- I'Imran 3:102

[29] التغابن64: 16

At-Taghabun 64:16

[30] النساء4: 33

Al-Nisa' 4:33

[31] الأنفال8: 75

Al-ANfal 8:75

[32] النساء4: 8

Al-Nisa' 4:8

[33] النساء4: 15

Al-Nisa' 4:15

[34] النور24: 2

An-Nur 24:2

[35] المائدة5: 2

Al-Maida 5:2

[36] البقرة2: 194

Al-Baqarah 2:194

[37] المائدة5: 42

Al-Maidah 5:42

[38] المائدة5: 49

Al-Maidah 5:9

[39] المائدة5: 106

Al-Maidah 5:106

[40] الطلاق65: 2

At-Talaq 65:8

[41] الأنفال8: 65

Al-Anfal 8:65

[42] الأنفال8: 66

Al-Anfal 8:66

[43] التوبة9: 41

At-Tawbah 9:41

[44] الفتح48: 17

Al-Fath 48:17

[45] التوبة9: 91

At-Tawbah 9:91

[46] النور24: 3

Al-Nur 24:3

[47] النور24: 32

Al-Nur 24:32

[48] النور24: 58

Al-Nur 24:58

[49] الأحزاب33: 52

Al-Ahzab 33:52

[50] الأحزاب33: 50

Al-Ahzab 33:50

[51] المجادلة58: 12

Al-Mujadilah 58:12

[52] المجادلة58: 13

Al-Mujadilah 58:13

[53] الممتحنه 60: 11

Al-Mumtahanah 60:11

[54] المزمل73: 2

Al-Muzzammil 73:2

[55] تفصیل کے لیے دیکھیئے: الناسخ والمنسوخ في القرآن الكريم،ابو بكر بن العربی، معافری، ت: ڈاکٹر عبد الكبير العلوی، مکتبة الثقافه الدينيه، ط۱، ۱۴۱۳ھ؛ الإتقان في علوم القرآن،جلال الدين سيوطی،ت:محمد ابو فضل ابراهيم،الهيئة المصرية العامة للكتاب، ۱۳۹۴ھ، ج۳، النَّوْعُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ: فِي نَاسِخِهِ وَمَنْسُوخِهِ،ص۶۶۔۸۷

Abni Al ar'bi , Al-Nash wl mansuh fi ul Quran,Maktba al thqafa al-deniya, 1413A.H; Amam sayuti,AL etqan, Eygpat AL a'ma, 1394 A.H, Vol;03, Chapter : النَّوْعُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ: فِي نَاسِخِهِ وَمَنْسُوخِهِ، Pp 66-87

[56] الفوز الكبير في أصول التفسير،شاه ولی الله دہلوی،دار الصحوة،قاهره،ط۲، ۱۴۰۷ھ، ص۸۴

Sha wli ul Allah ,AL-fuzul AL kabeer ,DAR zl-shwa, Qahra,1407 A.H, Pp84

[57] البقرة2: 180

Al-Baqarah 2:180

[58] النساء4: 11

Al-Nisa' 4:11

[59] الأنفال8: 65

Al-Anfal 8:65

[60] الأحزاب33: 52

Al-Ahzab 33:52

[61] المجادلة58: 12

Al-Mujadilah 58:12

[62] المزمل73: 2

Al-Muzzammil 73:2

[63] الفوز الكبير في أصول التفسير ، الفصل الثاني:في مبحث الناسخ والمنسوخ،ص٨٣-٩٣

Fuzul AL kabeer , Pp83-93

[64] البقرة2: 180

Al-Baqarah 2:180

[65]تفسیرطبری،محمد بن جریرطبری،دار التربية والتراث،مکه مکرمه،بدون تاریخ وطبع،ج3،ص385

Imam Tabari, Tafseer Tabari, Darul Turath, Mecca, 1400 H, Vol: 3, Page: 385

[66] تفسیرقرطبی،امام قرطبی،ت:احمد البردونی،ابراهیم أطفیش،sدار الکتب مصر ،قاهره،ط2، 1384ھ،ج2،ص262

Imam Qurtubi, Tafseer Al-Qurtubi, Darul Kutub Al-Misriya, Cario, 1384 H, Vol:2, Page: 262

[67] تفسیر النسفی (مدارك التنزيل وحقائق التأويل)،امام نسفی،ت:یوسف علی بدیوی،دار الکلم الطیب، بیروت،ط١، ١٤١٩ھ، ج١،ص١٥٧

Amam Nasfi, Madark ul tanzeel, Dar al-kalm al-tayab, Beriut, 1419 A.H, Vol;01, Pp 157

[68] مولانا حسین علی، میاں محمد الیاس، اشاعت اکیڈمی، قصه خوانی ، پشاور، بدون تاریخ، ص١٣٦، ١٣٧

Mulana Hussain Ali, Muhammad Alyas, Asha't acadmy, Qesa khwani Peshwar, Pp 146-147

[69] [69] الأنفال8: 65

Al-Anfal 8:65

[70] فوزالکبیر،ص٩٠

Fuzul al-kabeer, Pp 90

[71] تفسیر الجلالین،جلال الدین المحلی،جلال الدین سیوطی،دار الحدیث،قاھرہ،ط۱، بدون تاریخ وطبع،ص۲۳۸

Jalaudden Sauty ,Tafseer AL Jalalen ,Dar AL hadith, Qahra,Pp 238

[72] الأحزاب33: 52

Al-Ahzab 33:52

[73] تفسیرطبری، ج20،ص297

Tafseer Tabari, Vol: 20, Page: 297

[74] تفسیرالقرطبی،ج۱۴، ص۲۱۹

[75] لمجادلة58: 12

Al-Mujadilah 58:12

[76] المزمل73: 2

Al-Muzzammil 73:2

[77] شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ،جواہرالقرآن، کُتب خانہ رشیدیہ ،مدینہ مارکیٹ ،راولپنڈی،بدون تاریخ وطبع،ج۳،ص۱۳۱۱تا۱۳۱۲

Mulana Ghulam ullah khan, Jwaher ul Quran, Kutab Khana Rashedya, Madina market,rawlpindi, Vol;03, Pp1311-1312